منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ✤ باخاتم دمسرا آمدہ منشور محمد ✤ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ✤ گویان سخت دستیر مبرد محمد

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۵ رشوال المکرم ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۸ جولائی ۱۸۸۵ء | جلد ۱۴

اشتہاریہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئن

قبول اسلام

حامئ دین متین جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ

السلام علیکم وعلی من اتبع الہدیٰ. مہربانی فرماکر سطور مرقومۂ ذیل کو حسبتہ للہ اپنے نامی گرامی پرچہ مین شایع فرماکر عند اللہ ماجور و مشکور اور عند اللہ ماجور ہوجئے. وہو ہذا.

جمعہ گذشتہ مطابق ۲۷ ماہ شعبان المکرم کو جامع مسجد شہر اندرامین مسمّی سدراسنگھ کایستھہ مشرف باسلام ہوا عبد الخالق نام رکھا گیا. اللہ توفیق نیک عنایت فرماوے راقم المتمسک بحبل اللہ المنان عاصی یعقوب خان المتخلص برفیق از جھجر ضلع رہتک.

تو وہ تلطف فرمائے مہتمم اخبار منشور محمدی جناب محمد شریف صاحب زید اللہ عنایتہ. سلام علیکم. چونکہ راقم کو جناب امام فن مناظرۂ اہل کتاب مولانا ابو المنصور صاحب نے بلقب معین الواعظین ملقب فرمایا ہے اس جہت سے مناسب معلوم ہوا کہ ہر شہر کے واعظین کی اعانت تا بمقدور اگر منظور خدا ہے تو کیجائے. یہہ خیال کرکے دورہ شروع کیا بالفعل شہر کانپور مین پہونچا اور واعظین رد نصاریٰ یعنے عبد الکریم اور حافظ عبد اللہ اور منشی نظیر علی صاحبان سے نیاز حاصل کیا. بروز یکشنبہ ہمراہ منشی صاحب موصوف کے پادری میکر و صاحب متعینہ کانپور کے بنگلہ پر گیا منشی صاحب اور پادری صاحب سے دربارۂ لفظ فارقلیط عرصہ تک گفتگو رہی مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا لاچار راقم نے پادری صاحب کے خدمت مین عرض کیا کہ فارقلیط معرب ہے پاراقلیت کا اور پاراقلیت لفظ یونانی ہے جبکہ یونانی سے زبان عربی مین ترجمہ کیا تو مترجم نے بوجہ اسکے کہ زبان عربی میں حرف (پ) نہیں ہے بجائے حرف مذکور (ف) کو کہ بدل اوسکا ہے معرب کیا اور لفظ پاراقلیت کو فارقلیط ترجمہ کیا دیکھو انجیل عربی مطبوعہ ۱۸۵۵ء مطبع لندن اور فارقلیط کا ترجمہ زبان عربی میں احمد کے ہیں اور پورا بحث اوسکا کتاب حمایۃ الاسلام ترجمۂ پالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب جو پاس منشی صاحب موصوف کے موجود تھی پڑھکر پادریصاحب کو سنایا. ازاں بعد یہہ بھی کہا گیا کہ نام کا ترجمہ کسی زبان مین بوجہ علم ہونے

سے نہیں کیا جاتا کیا وجہ ہے کہ جملہ نام انبیاء وغیرہ کی جو
توراۃ و انجیل میں ہیں کسی کا ترجمہ نہیں کیا۔ فارقلیط
ہی کا ترجمہ کیا گیا دیکھو بعضوں نے تسلی دینے والا
بعضوں نے وکیل بعضوں نے معزی وغیرہ کیا وجہ
اسکی بجز اسکی اور کچھ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ہر ایک نے
تعصب کو دلیں جگہو دیکر خبر جلی جناب احمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو بمصداق آیت مبشرا برسول یاتی من
بعدی اسمہ احمد کی ہے خفی کر دیا۔ پادری صاحب نے
جواب دیا کہ ہمارے علماء نے کچھ مناسب سمجھ کر یہہ ترجمے
کئے ہیں۔ ہمکو ان کی تحریر پر یقین کرنا چاہیے۔ تمہاری
جرح اور قدح سے ہمکو غرض نہیں۔ فارقلیط سے مراد
روح القدس ہے جو مسیح کے عروج کے دس یوم بعد
بروز پنتکوست حواریاں پر نازل ہوے تھے جسکی
خبر اعمال الرسول ۲ باب کے شروع میں ہے نہ کسی دوسرے
سے۔ جواب دیا گیا کہ ثبوت اپکا قابل التفات نہیں کیونکہ
کتاب اعمال ۶۴ء میں لوقا نے تصنیف کی اور دیکھو تفسیر
ٹارن صاحب جلد ۴۔ اور انجیل شریف یوحنا کی سنہ تصنیف
۹۹ میں پھر اوسی کو دیکھو لو۔ جائے مضحکہ ہے کہ وقوع
مقدمہ بعد کو ہو اور گواہ قبل از وقوع مقدمہ
کے گواہی سے فارغ ہو جاویں۔ واہ کیا مقدمہ کیا گواہ
اور کیا جج ہیں۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ او۔
علاوہ اس کے انجیل میں فارقلیط وغیرہ الفاظ متذکرہ
بالا سے خبر دیجاوے اور کتاب اعمال میں بلفظ زبانہائے
آتشیں اسکا کیا سبب۔ پھر انجیل میں ہے کہ جب وہ آویگا
(فارقلیط) تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت

سے تقصیروار ٹھہرائیگا دیکھو انجیل یوحنا ۱۶-۸۔ جناب
صاحب ربانہائے آتشیں نے کسکو گناہ اور راستی اور
عدالت سے تقصیروار نہ ٹھہرایا۔ اور نہ اس سے قبل کبھی
روح القدس نازل نہ ہوا تھا بلکہ روح القدس تو پہلے
پر نازل ہو چکا تھا دیکھو متی ۳-۱۶ سوائے اسکے
انجیل میں چند مقام پر روح القدس کے آنے کا ذکر
ہے مگر نسبت فارقلیط کے تو یہہ شرط انجیل میں ہے
(کیونکہ اگر میں نجاؤں تو فارقلیط تم پاس نہ آویگا
پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیجدونگا)
انجیل یوحنا ۱۶-۷۔ ظاہر ہے کہ فارقلیط کا آنا مسیح کے
جانے پر منحصر تھا اس جہت سے وہ روح القدس زبانہائے
آتشیں نہیں ہو سکتے۔ پادری صاحب نے اسکا جواب
کچھ نہ دیا اور کہا تو یہہ کہا کہ اہل اسلام سردار جہاں
کو جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴-۳۰ میں ہے محمد صاحب
ہی کی خبر بتاتے ہیں حالانکہ ہمارے مفسرین نے سردار
جہاں کی تفسیر شیطان کی ہے۔ جواب دیا گیا کہ انجیل انگریزی
میں جو الفاظ کہ بجاے سردار جہاں کے لکھی ہیں انکا
ترجمہ اہل لغت نے کیا کیا ہے۔ جواب یہ ملا کہ ہم کو
اہل لغت سے کیا غرض ہمارے مفسرین نے جو لکھا ہے
وہ صحیح ہے گو تم لوگ اسکو کسی طور پر تاویل کرو ہماری
تسلی کو کافی نہیں ہمارا ایمان انجیل پر ہے ہم اوسکو
الہامی جانتے ہیں ہمکو تمہارے عقیدے اور رد و
قدح سے کیا مطلب فقط۔ راقم ہمراہ منشی صاحب کے
بوجہ اس کے کہ کسی اعتراض کا جواب پادری صاحب
نے ارشاد نہ فرمایا لاچار مکان پر واپس آیا اور ایک

مضمون جو تحت میں لکھا جاتا ہے تحریر کیا ہے امید ہے آپکی عنایت میں ابلاغ ہے امید کہ اپنے اخبار نامدار منشور محمدی میں واسطے اطلاع برادران اسلام طبع فرما کر نیازمند کو مرہون منت فرمائے۔ علاوہ اس کے ایک مضمون تردید الوہیت مسیح اور رد دسرا جواب سوالات سلیمان مسیحی کا پیشتر بھی بامید طبع و برائے آگاہی واعظان و سابقین مضامین رد نصاری کے ارسال خدمت سراپا برکت میں کرتا ہوں طبع کرکے بندہ کو مرہون منت فرمائے۔

مضمون برائے اطلاع عام

پریچران و محققان مذہب پولوسی یعنے مسیحی سے جو ہندوستان سے انگلستان اور امریکہ سے ایشیہ تک واسطے تعلیم دین کے متعین ہیں ہر ایک کے خدمت میں التماس ہے۔ عہد نامۂ جدید میں جو فی زمانہ نافرجام ہے اقوال ذیل ہیں۔ یعنے قال اللہ اور قال مسیح اور قال حواریین یعنے متی و یوحنا و یہوداہ و پطرس وغیرہ اور قال غیر حواری مثل لوقا و مرقس و پولوس سے۔ یہہ امر تسلیم کردہ یعنے مسلمہ ہے کہ قال اللہ کو قال رسول پر فوقیت و افضلیت ہے۔ مصداق اسکا قول مسیح ہے۔ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے انجیل یوحنا ۱۴۔ ۲۸۔ اور پولوس نے مسیح کا درجہ لوقا فرشتہ سے کچھ کم بتایا۔ نامۂ عبرانی ۲۔ ۹ حسب مضامین بالا قال اللہ کو قال مسیح پر تفوق و تعظم ہے لہذا عرض کرتا ہوں کہ قال مسیح قال اللہ کا۔ یا قال حواری قال مسیح کا۔ یا قال غیر حواری قال حواری کا کسطرح

صحیح ہو سکتا ہے اور مصداق اوسکا قول مسیح ہے کہ شاگرد اپنے اوستاد سے برتر نہیں نوکر اپنے آقا سے۔ متی ۱۰۔ ۲۴ نہ کہ قول غیر حواری قال اللہ اور قال مسیح کو منسوخ کردے کیسا ظلم صریح ہے مثال اوسکی جواب الجواب میں معرض لکھی جاویگی۔ بموجب اس اصول موضوعہ کے التماس ہے کہ وہ اقوال پولوسی کہ جن سے اقوال مسیح اور اقوال حواریین کی منسوخیت ثابت ہے ہرگز قابل تسلیم نہ رہی۔ کیونکہ ہر ذی علم اور ذی فہم اس امر کا بھی مقر ہے کہ ادنی کے حکم کو اعلی کا حکم منسوخ کرتا ہے مثال اوسکی یہہ ہے جیسے حاکم ضلع سے حکم کو کمشنر کا حکم کمشنر سے حکم کو ہائی کورٹ کا حکم۔ ہائی کورٹ سے حکم کو پردی کونسل کا حکم۔ منسوخ کردیتا ہے نہ برعکس اسکے حاکم ضلع تو ایک جانب بلکہ ایک مذکوری جو بلا تنخواہ تحصیل میں رہتا ہے حاکم پردی کونسل کے حکم کو منسوخ کردے اور مذکوری سے حکم کو جمیع ساکنان ممالک زیر حکم پردی کونسل تسلیم کریں۔ تو کیا حاکم پردی کونسل جمیع ساکنان باغی اور نافرمان بردار تصور نہ کریگا اور حاکم ضلع قابل برخاستگی متصور نہ ہوگا بلاشک حاکم ضلع برخواست کیا جاویگا اور بجائے اوس سے دوسرا حاکم پردی کونسل سے مقرر ہوگا اور وہ حکم ناسخ جو مذکوری نے لکھا ہے وہ قابل اخراج از دفتر ہو جاویگا اور حاکم ضلع بھی معتوب اور منغضب ہوگا اور بجائے اوس کے دوسرا حاکم مقرر کیا جاویگا پس بر بناے مضمون صدر حکم پولوس وغیرہ کہ جنسے منسوخیت قال حواری۔ یا

قال حواری کہ جن سے منسوخیت قال مسیح - یا قال مسیح کہ جن سے منسوخیت قال اللہ پای جاوے عہد نامہ جدید سے قابل اخراج ہیں - حضرات پوادر کو چاہیے کہ چشم انصاف کو وا کرے اور غشا و غفلت کو اٹھا کر عہد نامہ جدید مروجہ کے ترجیم بمشورہ کسی واعظ و نصاری یا خاص جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب مولانا و استاد ناصید ناصر الدین صاحب عرف سید ابو المنصور صاحب کی فرمائیں اور تعصب و ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر بعد ترجیم الحاعت پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی اختیار کریں - کیونکہ مسیح فرماتے ہیں کہ اب مین نے تمھیں اوس سے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ بعد اس سے مین تم سے بہت کلام نہ کرون گا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے - انجیل یوحنا باب ۱۴ عبارت انجیلی میں دو مقام قابل غور ہیں اول یہ کہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ - دویم یہ کہ اس جہان کا سردار آتا ہے - مفسران انجیل نے اس جہان سے سردار سے شیطان مراد لی ہے لہذا ہم اس تاویل کو قدح کرتے ہیں منصفانہ طور سے استماع فرما کر جواب تحریر فرمائے اور راقم کو بذریعہ منشور محمدی اطلاع فرمائے - قدح اول اگر مراد جہان کی سردار سے شیطان ہے حسب عقیدہ شما تو ارشاد فرماوے کہ کیا مسیح نے شیطان پر ایمان لانے کو تعلیم فرمایا اور شیطان کیا قبل اس پیشین گوئی کے کبھی دنیا میں نہ آیا تھا بلکہ شیطان نے تو چالیس روز تک مسیح کو آزمایا متی ۴ - ۱ - ۲ قدح دویم انجیل میں مقام لفظ شیطان کا آیا ہے جنکی تصریح جواب الجواب میں کیجاویگی اور اس جہان کا سردار کر کے نہ لکھا - اور انجیل انگریزی میں بجائے لفظ اس جہان سے سردار کے پرنس آف دی ورلڈ کمنگ لکھا ہے جسکا ترجمہ شاہزادہ عالم کا اور عیسائی شیطان ترجمہ کرتے ہیں لہذا دریافت کرتا ہوں کہ صاحبان لغت نے جو جو لغات کہ انگریزی میں لکھی ہیں ان الفاظ کی کیا معنی لکھی ہیں اور اگر صاحبان لغت نے شیطان سے مراد نہیں لی تو حضرات پوادری و مفسران انجیل کی بے انصافی اور ہٹ دھرمی ظاہر ہے وہو المطلوب مصرعہ - بر رسولاں بلاغ باشد وبس -

راقم محمد تفضل حسین از مقام آگرہ آباد -

پادری ٹامس ہاول صاحب کے سوالات کا جواب

اکثر پادری صاحب گاؤن میں جاکر عام مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور طرح طرح کے شکوک میں ڈالتے اور بے اصل سوالات کر کے حیران اور پریشان کرتے ہیں چنانچہ ایک صاحب نے یہہ سوالات کئے ہیں معہ جوابات ان کو ذکر کرتا ہوں -

سوال قرآن مین ہے کہ نوح کا بیٹا کنعان طوفان میں غرق ہوا حالانکہ وہ نوح کا پوتا ہے وہ طوفان سے ۳۰ سال بعد پیدا ہوا پھر غرق کیونکر ہوا اور نوح کے تین بیٹے حام - سام - یافث تابعدار تھے

(۲) قرآن مین ہے کہ نوا قردۃ خاسئین حالانکہ وہ بندر نہیں ہوے ورنہ کسی تاریخ سے ثابت کرو -

(۴) ہامان نام فرعون کا کوئی وزیر نہ تھا جیسا کہ سفر دوم
ایوب کا وزیر ہامان نامی تھا (دیکھو کتاب استر باب ۳)
(۴) قرآن میں ہے کہ بچھڑا سامری نے بنایا تھا۔ حالانکہ
ہارون علیہ السلام نے بنایا تھا جیسا کہ توراۃ (سفر
خروج باب ۳۲) میں ہے۔
(۵) سورۂ یونس میں ہے کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو
مصر میں قبلہ رخ گھر بنانے کا حکم دیا تھا۔ واجعلوا بیوتکم
قبلۃ۔ حالانکہ توراۃ میں اوسکا کہیں ذکر بھی نہیں۔
(۶) قرآن سے معلوم ہوا کہ زکریا نے تین روز تک
کلام نہ کیا تھا حالانکہ انجیل لوقا سے معلوم ہوتا ہے
کہ نو مہینے تک بات نہ کی تھی۔

جوابات

جواب سے پیشتر ایک تمہید بیان کرتا ہوں تاکہ جواب
خوب طرح سے سمجھ میں آجائے۔ یہہ توراۃ کہ جسکے اعتقاد
پر پادری صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی وہ توراۃ نہیں کہ جو انپر نازل ہوئی
تھی اور جسکا قرآن مجید میں ذکر ہے کیونکہ حضرت سلیمان
علیہ السلام کے عہد میں جو صندوق شہادت کھولا گیا
تو اوس میں وہ توراۃ کہ جسکو موسیٰ علیہ السلام
نے رکھوایا تھا۔ (استثنا، ۳۱ باب) نہ ملی صرف وہ
لوح برآمد ہوئی کہ جس میں دس احکام تھے پس غالباً
سلیمان اور موسیٰ کے درمیانی عہد میں کہ جس میں
بنی اسرائیل کے بادشاہ کافر اور مرتد ہو گئے تھے
وہ توریت تلف ہوئے چنانچہ یہہ بات اول کتاب
سلاطین کے آٹھویں باب سے ثابت ہوتی ہے۔ پھر
سلیمان علیہ السلام سے لیکر یوسیاہ کے عہد تک
بنی اسرائیل میں وہ بت پرستی ہوئی کہ خاص بیت المقدس
میں بھی بت رکھے گئے اور اٹھارہ برس تک یوسیاہ کو
بھی باوجود تلاش کے توریت کا کہیں پتا نہ ملا۔
اٹھارویں سال خلقیاہ کاہن نے ایک فرضی کتاب
بادشاہ مذکور کو دی اور یہ کہا کہ یہہ وہ توریت ہے
جو مجھ کو بیت المقدس میں دبی ہوئی ملی ہے۔ اگر یہہ
بھی تسلیم کیا جاوے کہ (باوجودیکہ سلیمان کے عہد میں
توریت نہ تھی) صدہا سال کے بعد خلقیاہ کو مل گئی مگر
وہ بھی بخت نصر شاہ بابل کے دوبارہ حملہ میں روئے
زمین سے نیست و نابود ہو گئی۔ چنانچہ سب اہل کتاب
اس سے متفق ہیں اس سے بعد کسی قوی دلیل سے ثابت
نہیں ہوتا کہ عزیز علیہ السلام نے اصلی توریت کو پھر دنیا
میں موجود کر دیا غایت الامر اپنی یادداشت سے طور پر
بنی اسرائیل کی سرگزشت اور احکام شرعی کو لکھا۔
اور اسمیں حضرت موسیٰ کے صدہا سال بعد کے قصے بھی
لکھے چنانچہ اب تک موجود ہیں لیکن بہ سبب حسن عقیدت
کے اسی کو یہود و توریت کہنے لگے مگر وہ بھی شاہ اشور کے
کی چڑھائی میں برباد ہو گئی یہہ حادثہ حضرت مسیح
سے تخمیناً ایکسو اکسٹھ برس پیشتر یہود پر گذرا ہے
چنانچہ مقابیس کی اول کتاب میں (کہ جسکو صدہا علمائے
عیسائی کتاب آسمانی جانتے ہیں) یہہ مندرج ہے کہ
غالباً یہہ توریت علمائے یہود نے اس حادثہ کے بعد
بنائی ہے اسمیں بھی صدہا غلطیاں ہیں اور پھر ہزارہا
سہو کاتب کہ جنکا پادری فنڈر صاحب کو بھی مباحثہ

دینی مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۸۵ء میں اقرار رہے۔ اور جس میں صدہا قطعی لغو مضمون ہیں۔ جیساکہ حضرت لوط کا اپنی بیٹیوں سے شراب پیکر زنا کرنا اور یہوداہ کا اپنی بہو سے اور خدا کا یعقوب سے رات بھر کشتی لڑنا۔ اور حضرت ہارون کا بت پرستی کرنا اور خدا کا آدم کو پیدا کرکے تاسف کرنا وغیرہ ذلک من الخرافات۔ پس اس تورات کے اعتماد پر کسی واقعہ صحیحہ کا رد کرنا خام خیالی ہے اور جسکو انجیل کہتے ہیں یہہ نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تصنیف ہے نہ انپر نازل ہوی ہے نہ ان کے زمانہ میں بنائی گئی بلکہ جس طرح مشہور اور نامور لوگوں کے واقعات کو مورخ لکھا کرتے ہیں اس طرح بہت سے لوگوں نے غلط و صحیح حضرت مسیح کی پیدایش سے موت تک کے واقعات کو لکھکر انجیل نام رکھا ہے اور عیسائیوں میں اول صدیوں میں اس قسم کی کتابوں کو انجیل کہا کرتے تھے سوایسی بہت سے انجیلیں ہیں کہ جن کی تسلیم و عدم تسلیم میں علماء مسیحیں کا صدیوں تک اختلاف رہا اور مجلسیں قایم ہوئیں چنانچہ کونسل نائس و کونسل کارتھیج و کونسل ترلو وغیرہم ہمارے بیان کے لئے شاہد عدل ہیں لیکن پولوس کے معتقدوں نے ان چار شخصوں کی تاریخ کو کسی غرض خاص سے معتبر سمجھا اور وہ یہ ہیں۔

انجیل متی۔ انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ انجیل یوحنا

ان چاروں انجیلوں کا حضرت شمعون پطرس وغیرہ اکابر حواریوں کا تسلیم کرنا کسی صحیح تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی بابت بھی اول زمانہ کے عیسائیوں میں بڑا اختلاف رہا ہے چنانچہ پولوس کے گلاتیوں کے اول باب درس ۱ سے یہہ ثابت ہے کہ اس کے پاس کوئی سچی انجیل حضرت مسیح کی دی ہوی نہ تھی جو ان کو پہنچا سکے علاوہ تھی اور اسپر عمل کرنے کی وہ نہایت تاکید کرتا اور یہہ کہتا ہے کہ جو اوس کے سوا کوئی اور انجیل سناوے تو اوسپر لعنت ہے۔ علاوہ ازیں لوقا اور مرقس نے حضرت مسیح علیہ السلام کو کبھی دیکھا بھی نہیں بلکہ ان سے استادنے بھی نہیں دیکھا نہ اونکی کوئی کرامت ولایت ثابت ہے نہ کوئی معجزہ نہ کوئی الہام پھر تعجب کی بات ہے کہ شمعون پطرس اور برنباس وغیرہما اکابر حواریوں سے تو کوئی انجیل نہ ہو اور ان کمتر درجہ کے لوگوں کی کتاب کہ خداوند عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل مانا جاوے علاوہ اس کے بہت سے کتابیں جنکا ذکر تورات میں یا موجودہ انجیل میں ہے اہل کتاب کے پاس موجود نہیں۔ اور ان کے حوالہ سے ان تورات و اناجیل میں مضامین مندرج ہیں چنانچہ موسیٰ کا جنگ نامہ جسکا ذکر سفر عدد کے ۲۱ باب میں ہے اور کتاب الیسر کہ جسکا ذکر کتاب یوشع سے ۱۰ باب میں ہے۔ اور تین کتابیں سلیمان علیہ السلام کی تصنیف کہ جنمیں سے اول میں پندرہ سو زبور تھیں اور دوسری مخلوقات کی تاریخ تھی اور تیسری میں ۳ ہزار مثالیں تھیں۔ ان تینوں کا ذکر اول کتاب السلاطین کے ۴ باب میں ہے اسی طرح کتاب قوانین سلطنت صموئیل اور تاریخ عمری تاریخ ناتھن نبی وغیرہ جنمیں کتابیں اب موجود نہیں

اور نہ وہ انجیل موجود ہے کہ جس سے منادی کرنے کا حکم حضرت مسیح علیہ السلام نے دیا تھا جسکا ذکر انجیل مرقس کے ۱۶ باب میں ہے نہ وہ انجیل کہ جسکی صداقت کتاب یوحنا کے ۲۱ باب میں ہے نہ پولوس مقدس کی وہ انجیل کہ جس کے سوا اور انجیل کا استعمال ناجائز ہے ۔ پھر ان میں ہزارہا اغلاط کہ جن کو مسیحی کاتب کہتے ہیں اور جن کو تمام عیسائی تسلیم کرتے ہیں ۔ ان سے علاوہ ہیں اور پھر ان کتابوں میں بالخصوص چار انجیلوں میں جو کچھ اختلاف یا کمی زیادتی ہے وہ اس سے بھی علاوہ ہے چنانچہ توراۃ میں اولاد بنیامین کو دس لکھی ہے اور دوسرے کتاب تاریخ میں کبھی تین اور کبھی پانچ بتلایا ہے اور متی نے جو مسیح کا نسب نامہ لکھا ہے اوسمیں کئی نام چھوڑ گیا ہے جن کو عہد عتیق کے مصنفوں نے لکھا ہے اور توراۃ کے اول ہی میں عدن سے فرات اور جیحون وغیرہ دریا کا نکلنا لکھا ۔ حالانکہ اوس کے غلط ہونے میں کسیکو بھی کلام نہیں پھر انجیلوں میں حضرت مسیح کے مصلوبی کے وقت کئی گھنٹہ تک تمام روئے زمین پر اندھیرا چھانا اور مردوں کا قبروں سے نکلنا اور ہیکل کا پردہ پھٹ جانا جو لکھا ہے اسکی بھی کوئی اہل تاریخ گواہی نہیں دیتا پھر ایک ستارہ کو دیکھ کر مجوسیوں کا حضرت مسیح کے پاس آنا صرف انجیل متی میں ہے اور کہیں نہیں اور گڈریوں کا فرشتہ کو دیکھنا اور باتیں کرنا مسیح کا مختون ہونا انجیل لوقا میں ہے اور

کہیں نہیں اس طرح اور صدہا باتیں ہیں کہ جن کو ایک مورخ نے لکھا ہے اور کسی نے نہیں لکھا یا اور صدہا سچے واقعات ہیں کہ ان کو کسی نے بھی نہیں لکھا ۔ پھر کیا وہ غلط ہو سکتے ہیں ؟ اس تمہید کے بعد میں ایک مختصر سا جواب عرض کرتا ہوں ۔ وھو ہذا ۔

(۱) قرآن میں کہیں نہیں کہ نوح کا بیٹا کنعان تھا اور جو کسی مفسر نے لکھا تو اوسکا ذمہ دار وہ ہے نہ قرآن مجید ۔ ہاں ایک بیٹے کا غرق ہونا لکھا ہے کہ جس کا رد کسی کتاب سے نہیں پایا گیا ۔ اور اولاد نوح میں صرف حام ۔ سام ۔ یافث کا لکھنا اور اوس کو خاندان سے سبب (لیس من اہلک) شمار نہ کرنا کچھ مناقات نہیں رکھتا ۔

(۲) اول تو کونوا قردۃ خاسئین سے معنے بعض محققین کے نزدیک یہ نہیں کہ ان کو سچ مچ بندر ہونے کا حکم ہوا تھا ۔ بلکہ ان کے ذلیل کرنے کو یہ کلمہ فرمایا تھا جسطرح ہمارے محاورہ میں خفا ہو کر بولتے ہیں کہ گوہ کھالو ۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ سچ مچ گوہ کھالو بلکہ تمہارا یہ کام کرنا گوہ کھانا یا سور بندر ہو جانا ہے اور جو سچ مچ بندر بھی ہوئے ہوں اور بلا میں گرفتار ہوں تو کیا ضرور ہے کہ اسکو کسی مورخ نے لکھا بھی ہو اور جو لکھا بھی ہو تو وہ کتاب بھی اب ہمارے پاس موجود ہو اول تو صدہا واقعات خیر تحریر میں نہیں آتے ۔ دوم وہ جنگ نامہ وغیرہ سب کتابیں دکھلاؤ جو ان میں بھی اسکا پتا نہ ملے تو پھر جو جواب حادثہ مصلوبی کا تم دوگے وہی ہم

تکلو دینگے۔

(۳) کتاب استر کے مصنف کا ہنوز پتا معلوم نہیں البتہ استر ایک یہودی عورت تھی۔ و دم ایک نام کے چند شخص ہونا کچھ خلاف قیاس نہیں ممکن ہے کہ ماماں فرعون کا بھی وزیر ہوا اور پھر اوسی نام کا خسرو کا بھی ہوا اور عدم ذکر عدم شئے کو مستلزم نہیں۔

(۴) ہارون علیہ السلام کا بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے عبادت کرانا صرف جھوٹھ ہے کیونکہ حسب تحریر تورات ہارون خدا کے مقدس اور کاہن تھے اور ان کو اپنے گھر کا خدا نے امین بنایا تھا پھر یا تو بنی اسرائیل سے خدا کو عواقب امور کا علم نہیں کہ وہ نادانستہ ایسے باتیں کر بیٹھا ہے۔ کہ جسپر تاسف کرتا ہے یا یہہ قصہ جھوٹھ ہے اور جو قرآن میں ہے وہ سچ۔

(۵) قرآن مین اس ذکر کا ہونا اور تورات میں نہونا قرآن کی تکذیب نہیں کرسکتا ورنہ انجیل لوقا اور متی بھی جھوٹی ہیں کہ ان کے واقعات اور کتابوں میں نہیں۔

(۶) لوقا غریب نے نہ حضرت زکریا کو دیکھا نہ اون سے دیکھنے والے سے سنکر یہہ حال لکھا بہت سے محامد بزرگوں سے مبالغہ کے ساتھ شہرت پا جاتے ہیں اس نے اسی پر قناعت کرکے اپنی کتاب میں لکھدیا وہ معذور ہے اور قرآن میں تین رد اُسنے لکھے ہیں کہ جسپر کوئی بات مخفی نہیں اور جو اس واقعہ کو خود دیکھ رہا تھا پھر عقل سلیم سے نزدیک اسیکا زیادہ اعتبار ہونا چاہئے کیونکہ ۶

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

الحاصل پادری صاحب کے سوالات ایسے ہیں جیسے کوئی شخص اس امر پر بحث کرے کہ شیر شاہ بادشاہ کی داڑھی بڑھی تھی یا احمد شاہ کی۔ غرض اس بحث کا نتیجہ معلوم۔ حامئ اسلام

اشتہار

منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے میرے اس مطبوعہ خط (جسکی ایک ایک کاپی غیر مذاہب کے روسا و مقتدا کے نام خاکسار نے روانہ کی تھی) جسکے جواب میں پہلے نابہہ سے پھر لاہور سے یہہ لکھا کہ تم ہمارے پاس آؤ اور ہم سے مباحثہ کرلو اور زر موعود اشتہار پیشگی بنک میں داخل کرو" وغیرہ وغیرہ اس کے جواب میں خاکسار نے رقیمۂ ذیل معہ دو ہزار چار سو روپیہ نقد ایک جماعت اہل اسلام کے ذریعہ سے ان کی خدمت میں روانہ لاہور کیا جب وہ جماعت منشی صاحب کے مکان موعود میں پہونچی تو منشی صاحب کو وہاں نہ پایا وہاں سے ان کو معلوم ہوا کہ جس دن منشی صاحب نے وہ خط خاکسار کے نام روانہ کیا تھا اوسی دن سے وہ فرید کوٹ تشریف لیگئے ہوے ہیں باوجودیکہ اوس خط میں منشی صاحب نے ایک ہفتہ تک منتظر جواب رہنے کا وعدہ تحریر کیا تھا۔ یہہ امر نہایت تعجب اور تردد کا موجب ہوا ولہذا یہہ قرار پایا کہ اس رقیمہ کو بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاوے اور اسکی ایک کاپی منشی صاحب کے نام حسب نشان مکان موعود بذریعہ

رجسٹری روانہ آیجائے۔ روپیہ بھیجا ہے۔

مشفق اندرمن صاحب آپنے میرے خط کا جواب نہیں
دیا ایک نئی بات لکھی ہے جسکی اجابت مجھ پر اپنے عہد سے
رد سے واجب نہیں ہے۔ میرے طرف سے یہ عہد تھا
کہ جو شخص میرے پاس آوے اور صدق دل سے میرے پاس
ایک سال ٹھہرے اسکو خدا تعالی کوئی نہ کوئی آسمانی
نشان مشاہدہ کرا دیگا جس سے قرآن اور دین اسلام
کی صداقت ثابت ہو۔

آپ اسکے جواب میں کہ دل تو مجھے اپنے پاس (نابہ میں بہر
لاہور میں) بلاتے ہیں اور خود آنے کا ارادہ ظاہر فرماتے
ہیں تو مباحثہ کے لئے نہ آسمانی نشان دیکھنے کے لئے۔
اسپر طرفہ یہہ کہ روپیہ اشتہار پیشگی طلب فرماتے ہیں
جسکا میں نے پہلے وعدہ نہیں دیا اب آپ خیال فرماتے
ہیں کہ میری تحریر سے اپکا جواب کہاں تک متفاوت و
متخالف ہے ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔
لہذا میں اپنے اوسے پہلے اقرار کے رو سے پھر آپکو لکھتا ہوں
کہ آپ تشریف لاویں اور ایکسال رہکر آسمانی نشانوں
کا مشاہدہ فرماویں اگر بالفرض کسی آسمانی نشان کا
آپ کو مشاہدہ نہو تو میں آپ کو چوبیس سو روپیہ دیدونگا
اور اگر آپ کو پیشگی لینے پر اصرار ہے تو مجھے اس سے بھی
دریغ و عذر نہیں بلکہ اپکی اطمینان کے لئے سر دست
چوبیس سو روپیہ نقد ہمراہ رقیمہ ہذا ارسال خدمت ہے
مگر چونکہ آپ نے یہہ امر زاید چاہا ہے اسلئے مجھے بھی حق
پیدا ہو گیا ہے کہ میں اس امر زاید کے مقابلہ میں کچھ
شروط آپ سے لوں جن کا ماننا آپ پر واجبات سے
ہے (۱) تک ایکسال گذر نہ جانے کوئی دوسرا شخص آپ
کے گروہ سے زر موعود پیشگی لینے کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ
ہر شخص کو زر پیشگی دینا سہل و آسان نہیں ہے۔ (۲) اگر
آپ مشاہدہ نشان آسمانی کے بعد اظہار اسلام میں توقف
کریں اور اپنے عہد کو پورا نہ کریں تو پھر اوسکا برجانہ
یا (جرمانہ) دو امر سے ایک امر ضرور رہے۔ (الف) سب لوگ
آپ کے گروہ کے جو آپکو مقتدا جانتے ہیں یا آپ کے حامی و
مربی ہیں اپنا عجز اور اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کا باطل
و ذلیل ہونا تسلیم کریں وہ لوگ ابھی سے آپ کو اپنا
وکیل مقرر کر کے اس تحریر کا آپ کو اختیار دیں پھر اسپر
اپنے دستخط کریں۔ (ب) ورصورت تخلف وعدہ جانب
سامی سے اوسکا مالی جرمانہ یا معاوضہ جو آپ کے اور آپکے
مربیوں اور حامیوں اور معتقدیوں کے حیثیت کے مطابق
ہو ادا کریں تاکہ وہ اس مال سے اس وعدہ خلافی کی
کوئی یادگار قایم کیجا وے (ایک اخبار تائید اسلام
میں جاری ہو یا کوئی مدرسہ تعلیم نومسلم اہل اسلام کے
لئے قایم ہو) آپ ان شرایط کو تسلیم نہ کریں تو آپ
مجھسے پیشگی روپیہ نہیں لے سکتے اور اگر آپ آسمانی نشان
کے مشاہدہ کے لئے نہیں آنے چاہتے صرف مباحثہ کے لئے
آنا چاہتے ہیں۔ تو اس امر سے میری خصوصیت نہیں خدا تعالے
کے فضل سے اس امت محمدیہ میں علماء اور فضلا بہت ہیں
جو آپ سے مباحثہ کرنے کو تیار ہیں: میں جس امر سے مامور
ہو چکا ہوں اوس سے زیادہ نہیں کر سکتا اور اگر مباحثہ
بھی مجھ سے منظور ہے تو میری کتاب کا جواب دیں یہہ مباحثہ
کی صورت عمدہ ہے اور اسمیں معاوضہ بھی زیادہ ہے

عشوان الکرم ۱۳۱۴ھ
بھیجے چوبیس روپیہ پیشگی دستخط ۱۰۰ روپیہ۔
العبد فقیر محمد خادم احمدی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

جنگ ہوگی یا جنگ

انگلش تمام اہل ایران کی نظر وسط ایشیا اور لندن کیطرف لڑی ہوئی ہے خاص تو خاص عوام الناس تک بھی چھیڑ ہیں کہ کیوں جی روسیوں سے لڑائی ہوگی یا صلح سے سانہ جھگڑا فیصل ہو جائیگا اس موقع پر ہماری سمجھ میں جو کچھ ظاہر اواقعات اور وزرائے انگلشیہ کی کارروائیوں پر غور کرنے سے آتا ہے اوسکا اظہار کئے بغیر ہم نہیں رہسکتے بہت سے لوگوں کو یہہ خیال ہے کہ ابتو لبرل وزارت جسکا طریقہ صلح کل کا ہے اور ہمیشہ ہر قسم سے جھگڑوں کو صلح سے سانھو بسہولت نبیڑتی ہے) بدل گئی اور کنسرویٹو پارٹی کا دور دورہ ہوگیا لہذا روس سے خواہشات کو روکنے کے لئے ضرور جنگ کی ٹھہریگی کیونکہ کنسرویٹو گروہ ہمیشہ اپنے شہنشاہ کی شان وشوکت اور ملک کی حفاظت کے لئے مخالف سے لڑنے مرنے کو تیار رہتا ہے جیسا کہ بارہا دیکھ چکے ہیں۔ یہہ صحیح ہے مگر فی الحال جو جدید پارٹی وزرا کی زیر حمایت لارڈ سالسبری قایم ہوئی ہے ہمکو تو وہ بھی مسٹر گلیڈسٹون کے قدم بقدم چلتے ہوئے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ خود مارکوئس آف سالسبری نے ہوز آف کامنز میں وزرا سے روبرو ظاہر کیا اور کہا کہ ہم بھی اوس مسئلہ کو جو مسٹر گلیڈسٹون نے چھیڑا تھا بسہولت روس سے سانھو ملکر انجام کو پہونچائینگے۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا کہ لارڈ سالسبری بھی جہاں تک ممکن ہوگا جنگ کو ٹالینگے اور وزارت سابق کی ہی پالیسی کو نبھانینگے یہہ رائے میں (بلکہ تمام اہل الرائے کے نزدیک) لارڈ ممدوح اور اونکی پارٹی کا کنسرویٹو گروہ کی پولیسی سے بالکل خلاف ہے۔ یہہ مانا کہ مغفور مگر مغفور قیصر ہند کی گورنمنٹ ایک رحمدل (بقول صاحب مشیر قیصر اسوجہ سے بھی کہ عورت کی گورنمنٹ ہے) خدا پرست گورنمنٹ ہے مگر مخالف (روس) کی نیت کو بھی تو دیکھنا چاہیے کہانتک بڑہ گئیں۔ اور روز بروز محسوس اس دہیل ڈہال کو دیکھکر کیا کیا راگ لا رہے ہے اور روز بروز اپنی شوکت اور دلیری کے گھمنڈ کو بڑہاتا جاتا ہے ایسے موقع پر ترکی جواب دینے سے پہلوتہی کرنا گویا اپنی سلطنت کو بدنام کرنا اور نیچا دکھانا ہے جیسا کہ مسٹر گلیڈسٹون نے کر دکھایا ہم پوچھتے ہیں کہ ہمارے وزرا کی موجودہ کاہلی اور ڈپوک حالت کو دیکھ دیکھکر روز بروز روس اپنی ناواجب خواہشات کو بڑہاتا گیا تو آخر کار اوسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ پھر بھی تو اوس سے دوبدو ہونا پڑیگا اس سے بہتر ہے کہ ابھی نمٹ لیں۔ اور شعلہ کو بھڑکا اونچنے سے پہلے ہی بجھا دیا جاوے اور اگر فی الحقیقت حضور قیصر ہند کی رحمدلی جنگ وجدل کی متقاضی نہیں ہے تو مناسب ہے کہ بقول صاحب مشیر قیصر جسطرح وزرا کا گروہ بدلا گیا ہے اوسی طرح گورنمنٹ کو بھی تبدیل کیا جاوے اور حضور ممدوح بجائے خود شہزادہ عالمیان پرنس آف ویلز کو تخت نشین فرماکر خود یاد الٰہی میں مصروف

ہوں اس کارروائی سے سلطنت پر بھی وہ اثر
پڑیگا اور رپونکہ شہنشاہ روس بھی پرنس معہ وق کی
مانند نوجوان ہیں۔ پھر کیا ہے دونوں نوجوان شہنشاہ
خود بمینٹ لینگے۔ گ۔ اجمیر

انگلستان کی مہدی پر چڑھائی

آخر کار انگلستان کو اپنی حکمت کا رنخ ایکمرتبہ پھر بدلنا
پڑا اور ارادہ کیا گیا کہ مفسدوں کی سرکوبی ضرور
ہی کیجائے۔ تا وقتیکہ خود مہدی کو گرفتار یا ہلاک
نہ کیا جاویگا اور مددگار اقوام سوڈان کا ساتھ
نہ دیا جاویگا امن کا قایم رہنا نہ فقط مصر میں ناممکن
ہوگا بلکہ انگلستان کی حکمت پر بھی سخت حرف عاید
ہوگا یہی خیال ہے جس سے از سر نو جنگ کی پالیسی
اختیار کرنی لازم آئی ہے اسپر سب سے زیادہ زور
لارڈ ولزلی نے دیا ہے اور ایسی براہین قاطع سے
انھوں نے اپنے خیال کو ثابت کیا ہے کہ انگلستان نے
فوراً حکم دیدیا ہے کہ انگریزی فوجیں ڈنگولا پر پھر
قابض ہوجائیں جسپر (یہہ بھی خبر آئی ہے کہ) مہدی
بہت سی جمعیت کے ساتھ چلا آتا ہے اور اوسکی
فوجیں کورلی پر بھی برہ رہے ہیں ایک لوکل ہمعہ
اپنے رشتہ دار کی زبانی جو ہندی فوج کے ساتھ
سوڈان سے واپس آیا ہے لکھتا ہے کہ انگریزی
فوج وہان بہت بیقاعدگی سے ساتھ ماری گئی
اور بیطرح پسپا ہوی ایک تو وہاں گرمی کی شدت
اور اسپر پانی کی قلت نے نہایت ہی تنگ کر رکھا
تھا ہر روز فی آدمی کو ایک سیر شیریں پانی ملتا
تھا اور نیز مسہم پھٹ جاتا تھا۔ پنجابی لوگ نفرمہ
جو دوسرے تیسرے دن سر دھونے کے عموماً عادی
ہوتے ہیں نہایت تنگ تھے حتی کہ اکثروں نے
تو اپنے کیس یعنے بال ہی کتروا دئے تھے تاکہ سر دھوسکے
کاتنا ہی نرہے شہر سوکم دریاے نیل کے کنارے
پر بہت اچھا پتھر کا بنا ہوا ہے لیکن وہان انگریزی
فوج کے آنے سے پہلے کچھ رونق نتھی جب سے انگریزی
ملازم وہاں پہونچے اور فوجیں اتریں اکثر دوکاندار
بزاز سوداگر خلہ فروش قاہرہ سے وہاں چلے آئے
جس سے خوب رونق ہوی اور بازار خرید و فروخت
کا گرم رہا وہاں ہر ہفتہ ایک سلطانی جہاز بھی حجاز
سے آتا ہے جو میوہ و ترکاریاں لاتا ہے۔
لیکن یہاں جو ترکاری چار پانچ پیسے کو آتا ہے وہاں
وہ روپے دیر پر بھی نہیں ملسکتا۔ مصر کے مفسد
قیدی عربی پاشا نے سوڈان سے انگریزی فوج کے
بے نیل مرام واپس آنے پر بڑا تعجب ظاہر کیا ہے۔
اُسنے کہا ہے کہ میں محمد احمد مہدی اور عثمان دیغمہ
اسکے نائب کو خوب جانتا ہوں وہ دونوں بڑے چالاک
مستقل مزاج اور ہوشیار آدمی ہیں انگریزی فوج کو واپس
نہ آنا چاہیے تھا اس سے وہ حسب دلخواہ نتیجے نکالکر
زیادہ شہرت کرینگے اور تعجب نہیں کہ بڑا فتور برپا
کریں۔ کیا معنے کہ ہنگامہ یہاں تک برپا ہوجاوے کہ خدیو

مصر کو بھی تخت پر بیٹھنا وبال جان ہوا۔ گورنمنٹ نے سوڈان کا علاقہ سلطان سے ہاتھ دینا قبول نکیا۔ شاید یہہ سمجھا ہے کہ وہ مفسدے کو فرو نہیں کر سکینگے بعض کہتے ہیں کہ سلطان نے خود سوڈان کا لینا منظور نہیں کیا ہے اور سمجھا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ خود ایک مصیبت میں مبتلا ہو جائینگے کہ جسسے نکلنا نہایت تیرھا کام ہوگا۔

معاملات مہدی سوڈانی

بقول واک ولایت۔ مہدی نے جسکا جوش اور حوصلہ انگریزی فوجوں کی واپسی کے ایام سے لامحدود ہو گیا ہے انگریزوں کو ایک خط بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر تم لوگ اپنی جانوں کو عزیز رکھتے ہو تو دین اسلام قبول کر لو کیونکہ بجز اسکے تمھارا بچنا مشکل ہے اس اشتہار کے ساتھ ایک اور کاغذ ملفوف ہے جسمیں مندرج ہے کہ تمام عیسائی جو میرے پاس تھے خود بخود مسلمان ہو گئے ہیں اور ان کے دستخط بھی دکھائے ہیں کسالہ کی محصور مصری فوج بھی آخر کار مفسدوں سے مل ہی گئی اگر ایسا نہ کرتی تو کوئی آدمی زندہ نہ بچتا اور ایک ایک قتل کیا جاتا کیونکہ مارے بھوک اور رفاقہ کشی کے وہ سب قریب المرگ ہو چکے تھے تمام سپاہی عثمان دغمہ کے سپرد ہو گئے اور وہ اب سواکم میں بڑی بربادی دینا بیگا۔ مہدی ثابت قدمی اور خموشی کے ساتھ مصر پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے اور اس مہم میں اسکو کامیابی کی کامل امید ہے۔ جنرل گارڈن کہتے ہیں کہ ہرگز قتل نہیں ہوا لیکن معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ شاید بھاگ گیا ہے اور کچھ عجب نہیں کہ وہ ابتک زندہ کہیں پناہ گزیں ہو۔ فارس سے خبر آئی کہ مہدی کے تازہ اشتہار وہاں پہونچا گئے ہیں جو مذہبی جوش سے لبالب ہیں اور مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں کہ مہدی بہت جلد مصر و عرب کو فتح کر کے ان سے اگر ملیگا یہہ اشتہار لوگوں پر بڑا اثر کر رہے ہیں کیونکہ مہدی کی طاقت کا خیال لوگوں کے دلوں میں اب بے طرح گڑ گیا ہے۔ عام۔

گلزار اخبار

والئی جوناگڑھ نے اپنی والدہ ماجدہ کے یادگار میں مسلمانوں کی تعلیم کیلئے کالج قایم کیا ہے لندن میں امیر کابل سے دوستی کے بابت بڑا ہیاہی شور ہوا ہے۔ لکھنؤ کے مجوزہ مدرسہ اسلامیہ کے لئے عمارت قلعہ مچھی بھون عطا ہوا۔ خدیو مصر نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ مصر میں ہندوستانی فوج رہے۔ مدراس میں آنکھ ہوئلوں کے مالکوں نے مصمم ارادہ شراب نہ بیچنے کا کر لیا ہے حساب کیا گیا ہے کہ روئے زمین کا ساتواں حصہ زار روس کے ماتحت ہے فرانس نے اپنے علاقہ سے ہندوستانیوں کو والنیر بنانا منظور کر لیا امیر کابل ہرات بلخ و میمنہ میں قلعے تیار کر رہے ہیں۔ روسی جنگ لکھتے ہیں کہ روس کی جنگی تیاری انگلستان کی سبب سے ہے لہذا فوجی صرف انگلستان سے طلب کرے۔

تجویز ہے افواج دیسی کے ساتھ ضروری رعایتیں جلد کیجائیں۔ جھوٹ کہتے ہیں کہ نظام و سالار جنگ میں باہم ناچاقی ہو پڑی! گنجام سے گوپالپور تک نہر بنانے کے لئے ۵۱۱۴۵ روپیہ منظور ہوا روس نے برل وزارت کی شکست پر افسوس کنسرویٹو کی فتح پر غصہ ظاہر کیا! قسطنطنیہ میں مفسدوں کی سازش سے آگ لگی۔۔ ۱۰۰ مکانات جل گئے روس نے ابھی سے جدید وزارت انگریزی کی دم میں نمد لگانا شروع کیا جدید وزارت انگریزی نے قسم کھائی کہ روس کی شرارت بس اب نچلیگی۔ شہزادہ ویلز دارالسلطنت ڈنمارک میں زار روس سے ملاقی ہونگے۔ تیس ہزار رانامیوں نے سیگون میں فوج فرانس پر حملہ کیا۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں محمد شریف کے باہتمام چھپا۔